تاج دین، شمعِ زہد، فقیہِ وقت، محدثِ زمانہ،

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حالاتِ زندگی

(۳ شعبان المعظم ۱۶۱ھ)

پیشکش:
مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

ولادت: ٩٧ھ وفات: ١٦١ھ

خلاصہ:

ابن حجر عسقلانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: سفیان ثوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے اہلِ کوفہ کی ایک بڑی تعداد سے استفادہ کیا اسی طرح بصرہ کی ایک بڑی جماعت سے فیض اٹھایا اور حجاز کے مختلف حلقہائے درس سے بہرہ مند ہوئے، یہاں ان میں سے چند کے اسماء ذکر کئے جاتے ہیں۔

تاریخِ ولادت باسعادت ومقامِ ولادت:

تاج دین، شمعِ زہد، فقیہِ وقت، محدثِ زمانہ، حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت با سعادت ٩٧ھ میں کوفہ میں ہوئی۔

اسمِ گرامی وکنیت:

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کا اسمِ گرامی سفیان، کنیت ابو عبداللہ ہے۔

سلسلۂ نسب وثوری کہلانے کی وجہ:

آپ کا سلسلۂ نسب سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع بن عبداللہ بن موہبہ بن ابی عبداللہ بن منقذ بن نصر بن الحکم بن الحارث بن ثعلبہ بن ملکان بن ثور بن عبد مناۃ بن اد بن طابخۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن سعد بن عدنان ہے، آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلۂ نسب میں ایک نام ثور بن عبد مناۃ ہے جس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ ثوری کہلاتے ہیں۔ (وفیات الاعیان، ج ١، ص ٣٧٤)

تعلیم وتربیت:

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی ابتدائی تعلیم وتربیت مسکنِ علماء وفضلاء شہرِ کوفہ میں آپ کے والدین کے زیرِ سایہ ہوئی، مزید طلبِ علم کے لئے بصرہ کے محدثین سے اکتسابِ فیض کیا، حرمین شریفین کے شیوخ سے درس لیا، ہزارہا مشائخِ کرام کی صحبت سے مستفیض ہوئے، آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ادب وتواضع میں بے حد مشہور، فضل وکمال میں شہرۂ آفاق ہیں، ورع وتقویٰ میں کمال حاصل تھا، علوم وفنون میں نظیر نہیں رکھتے، علماء ومحدثین، فقہاء ومجتہدین میں آپ کو نمایاں مقام حاصل ہے، استاذالصوفیاء، سیدالطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ آپ کے پیروکار ہیں، حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: میں نے گیارہ سو ١١٠٠ شیوخ میں سے سفیان ثوری کو افضل پایا، شیخ فریدالدین عطار آپ کو امیر المومنین کہتے ہیں۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

سفیان ثوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے اہلِ کوفہ کی ایک بڑی تعداد سے استفادہ کیا اسی طرح بصرہ کی ایک بڑی جماعت سے فیض اٹھایا اور حجاز کے مختلف حلقہائے درس سے بہرہ مند ہوئے، یہاں ان میں سے چند کے اسماء ذکر کئے جاتے ہیں۔ (تہذیب التہذیب، ج ٤، ص ١٠٠)

آپ کے نامور شیوخ واساتذہ:

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کے نامور شیوخ واساتذہ میں سے:

[1]: والدِ گرامی سعید بن مسروق رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[2]: ابواسحاق شیبانی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[3]: حضرت سیدنا امام اعمش رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[4]: ابواسحاق سبیعی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[5]: عبدالملک بن عمیر رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[6]: عبدالرحمٰن بن عابس بن ربیعہ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[7]: اسحاق بن ابی خالد رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

[8]: طارق بن عبدالرحمٰن رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ (تہذیب التہذیب، ج۴، ص۱۰۰)

حلقۂ احباب:

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ آپ کے ہم عصر وحلقۂ احباب سے ہیں۔

دینی خدمات:

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ مقتدائے خلق ،پیشوائے امت تھے،پوری زندگی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا،آپ نمونۂ عمل تھے، آپ کی زندگی مینارۂ ہدایت تھی، آپ کے کمال کا شہرہ دور دور تک پھیلا، آپ کے گرد طالبانِ علوم کا ہجوم رہتا،امام مالک رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ آپ کی خدماتِ علمی کا اعتراف یوں کرتے ہیں: پہلے ہمارے پاس عراق سے کثیر روپے پیسے، کپڑے آتے تھے، جب سے سفیان وہاں آئے علم کے چشمے جاری ہوئے، آپ نے تا حیات حلقہائے درس قائم کئے،اصاغر واکابر نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے، بے شمار مشائخ آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے،امام ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: روی عنہ خلق لایحصون آپ کے شاگردوں کا شمار نہیں۔

تلامذہ:

علماءِ اسلام نے آپ کی بارگاہ میں حاضری دی،ائمۂ وقت نے آپ سے فیض پایاآپ کے مشہور تلامذہ:

[1]: فضیل بن عیاض

[2]: حضرت وکیع امام شافعی کے استاذ محترم

[3]: امام مالک

[4]:امام اوزاعی

[5]: ابنِ مبارک

[6]: جعفر بن یرقان

[7]: خصیف بن عبدالرحمٰن

[8]: ابن اسحاق

[9]: ابان بن تغلب

[10]: حفص بن غیاث

[11]: ابواسحاق فزاری

[12]: مصعب بن مقدام

www.dawateislami.net I.T. Majlis of DawateIslami

[13]: فضل بن موسیٰ سینانی

[14]: ابوزبید عبثر بن قاسم

[15]: ابو عمار عقدی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہم (تہذیب التہذیب، ج۴، ص۱۰۰)

تصانیف:

امام ثوری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث وفقہ اور تفسیر کے موضوع پر گرانقدر کتابیں تحریر فرمائیں مگر ان کی کما حقہ اشاعت نہ ہو سکی۔ تاہم ان کے بعد عبداللہ اوریزید بن توبہ جنہوں نے ان کی کتابیں جمع کی تھیں بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کی کتابوں کو اکٹھا کیا تو وہ نو بکس تھیں اور ہر بکس سینہ کے قریب قریب پہنچتا تھا۔ (تاریخ بغداد، ج۹، ص۱۶۱) افسوس کی امتدادِ زمانہ سے قدیم مصنفین کی طرح آپ کی بکثرت کتب بھی ضائع ہو گئیں ان میں سے چند ایسی کتب جو تیرہویں صدی ہجری تک پائی جاتی تھیں ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

[1]: الجامع الکبیر فی الفقہ

[2]: الجامع الصغیر

[3]: کتاب الفرائض

[4]: کتاب التفسیر

وفات ومدفن:

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۶۱ھ میں وصال فرمایا،آپ کا مزار مبارک بصرہ عراق میں مرجعِ عوام خواص ہے۔

(محدثین عظام وحیات وخدمات، ص۱۰۴)